(۵۱)

اصل دولت صداقت اور راستی ہے اس کی حفاظت کرو

(فرمودہ ۱۱۔ دسمبر ۱۹۱۴ء)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

دنیا میں دو قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ایک وہ جنہیں محنت اور کوشش کے ساتھ سامان زندگی مہیا کرنے پڑتے ہیں اور ایک وہ جنہیں مہیا کئے کرائے سامان مل جاتے ہیں۔ ہر ایک وہ انسان جس کے پاس بہت سی دولت اور مال ہو، بہرحال انہیں دو قسم کے لوگوں میں سے ایک قسم میں شامل ہوگا۔ یا وہ غریب ماں باپ کے گھر پیدا ہوا ہوگا اور اس نے اپنی محنت اور کوشش سے دولت کمائی ہوگی یا یہ کہ وہ دولت مند گھرانے میں پیدا ہوا ہوگا اور اس کو ورثہ اور ترکہ میں دولت ملی ہوگی اور وہ بِلاکسی قسم کی محنت اور کوشش کے اس دولت سے فائدہ اٹھا رہا ہوگا۔ اسی طرح جو غرباء ہیں ان کی بھی دو ہی قسمیں ہیں۔ یا تو وہ ایسے لوگ ہوں گے جن کے ماں باپ غریب تھے اور اس غربت کی وجہ سے وہ غریب ہی رہے یا ایسے ہوں گے جن کے ماں باپ تو بڑے دولت مند اور بڑے مالدار تھے مگر وہ اپنی بیوقوفی ، اپنی نالائقی ، اور اپنی کوتاہ اندیشی سے اسراف کرنے کی وجہ سے مفلس غریب اور نادار ہوگئے ہوں گے۔ ان دو اقسام کے سوا تیسری کوئی قسم نہیں ہوسکتی۔ ان دونوں قسم کے لوگوں میں سے ایسے لوگ جو غریب والدین کے گھر پیدا ہوئے اور انہوں نے دنیا میں کوئی ایسا کام نہ کیا جس سے ان کی دولت مال، عزت، آبرو بڑھتی اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے قویٰ سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا، اچھے اور کسی کی تعریف کے قابل نہیں ہیں۔ مگر بہت ہی خراب ہیں وہ لوگ جنہوں نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی دولت اور مال کو ضائع کر دیا اور غریب اور

کنگال ہو گئے۔تمام دنیا کے انسانوں کا مذہب میں بھی یہی حال ہے۔ایک گروہ تو ایسا ہوتا ہے کہ اس کو صداقت ورثہ میں ملی ہوتی ہے اور اس کو پیدا ہوتے ہی ماں باپ سے صداقت ملتی ہے اور شروع سے اس کے کان خدا تعالیٰ کی تحمید اور تقدیس کو سنتے ہیں، اس کی آنکھیں اپنے والدین کو خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے دیکھتی ہیں، اس کا دل اپنے والدین کی دینداری سے متاثر ہوتا ہے جیسے ایک سچے مسلمان کی اولاد۔ اور ایک گروہ وہ ہوتا ہے جس کو پیدائش سے ورثہ میں صداقت تو نہیں ملی ہوتی جیسے دیگر مذاہب والے لوگ مگر ان میں سے کچھ لوگ مسلمان ہو کر خود صداقت حاصل کر لیتے ہیں۔اسی طرح گمراہ لوگوں کا حال ہے یا تو وہ لوگ گمراہ ہوتے ہیں جن کو گمراہی ورثہ میں ملی ہوئی ہوتی ہے یعنی وہ ایسے مذاہب اور قوموں میں پیدا ہوتے ہیں جن میں کوئی نور کوئی ہدایت نہیں ہوتی جیسے ان کے ماں باپ گمراہی میں پڑے ہوتے ہیں اسی طرح وہ ہوتے ہیں۔ یا وہ لوگ گمراہ ہوتے ہیں کہ ان کو صداقت تو ملی ہوتی ہے لیکن باوجود صداقت کے ملنے کے اس سے فائدہ نہ اٹھانے کی وجہ سے گمراہ ہو جاتے ہیں جیسے آج کل کے مسلمان۔

بے شک وہ انسان قابلِ ملامت ہے جس کے ماں باپ گمراہ تھے اور وہ بھی گمراہی میں رہا۔ کیوں اس نے ہمت اور کوشش سے کام لے کر ہدایت حاصل نہیں کی۔ جب خدا نے اس کو ایسا ہی دماغ دیا تھا جیسا کہ وہ اپنے پیاروں کو دیتا ہے، ایسی ہی آنکھیں دی تھیں جیسی کہ وہ اپنے محبوبوں کو دیتا ہے، ایسے ہی کان دیئے تھے جیسے کہ وہ اپنے محبّوں کو دیتا ہے اور ایسا ہی دل دیا تھا جیسا کہ وہ اپنے عزیزوں کو دیتا ہے تو کیوں اس نے ان سے فائدہ اٹھا کر ہدایت اختیار نہیں کی۔لیکن بہت زیادہ ملامت اور نفرین کے قابل وہ انسان ہے جس کو صداقت ملی اور اس نے اس کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کر لی۔مسلمانوں کی حالت اسی طرح ہے جس طرح کسی کو ورثہ میں دولت ملی ہو اور وہ اسے چھوڑ چھاڑ کر کنگال اور نادار ہو گیا ہو۔ایسے شخص کو جس نے کہ ماں باپ کی دولت کو ضائع کر دیا ہو مسلمان بھی یہی کہتے ہیں کہ بڑا نالائق اور بیوقوف ہے اس نے ماں باپ کی دولت کو ضائع کر دیا ہے اور مفلس اور نادار ہو گیا ہے لیکن وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہمیں والدین سے ورثہ میں کیا ملا تھا اور ہم نے اس کی کیا قدر کی ہے۔ایک مسلمان کے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے توحید کی تعلیم اس کے کان میں ڈالی جاتی ہے۔اور وہ جوں جوں بڑا ہوتا ہے اپنے والدین کو نماز پڑھتے، روزہ رکھتے، بھلی باتیں کہتے دیکھتا اور بڑا ہو کر قرآن شریف جیسی نعمت کو پاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک تعلیم کو دیکھتا ہے اور ان باتوں کے

ہوتے ہوئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔مگر باوجود اس کے کہ پکا پکایا کھانا اس کے سامنے رکھا ہوتا ہے مگر پھر بھی سو میں سے ایک ہی ہوتا ہے جو اس کی قدر کرتا ہے۔قرآن شریف مسلمانوں کے گھروں میں ہوتا ہے لیکن وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے، آنحضرت ﷺ کا کلام ان کے پاس موجود ہوتا ہے لیکن انہیں اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ اس سے مستفیض ہوں اور یہ اس احمق کی طرح ہیں جس کے گھر میں کھانا موجود ہو اور وہ بھوکوں مر رہا ہو۔اس سے زیادہ احمق کون ہے جس کے صحن میں کنواں موجود ہو اور وہ پیاسا جان توڑ رہا ہو۔وہ شخص بھی دکھ میں ہے جو جنگل میں پیاسا مر رہا ہو مگر قابل ہزار ملامت وہ ہے جس کے گھر میں کنواں ہو اور وہ پانی نہ پیتا ہو۔

مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے پانچ وقت دن میں نماز پڑھنی سکھلائی اور اس میں بڑی اعلیٰ درجہ کی دعائیں سکھائیں۔خدا کے حضور گرنے کا طریقہ بتایا، خدا کی مدد پر بھروسہ رکھنے کا طریق بتایا، بدیوں سے بچنے کے احکام بتائے اور سیدھا راستہ اختیار کرنے کے لئے صاف اور کھلی کھلی تعلیم دی مگر باوجود ان باتوں کے گمراہی میں پڑے رہنا بدبختی کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔ان کے گھر میں کنواں ہے مگر یہ اس سے اپنی پیاس کو نہیں بجھاتے، ان کے گھر میں روٹی ہے مگر یہ اسے کھا کر بھوک دور نہیں کرتے۔ان کو ماں باپ سے دولت ورثہ میں ملی تھی لیکن انہوں نے اس کی کچھ قدر نہ کی۔یہی قرآن تھا جس نے اہل عرب کے بدترین لوگوں کو ایسا بنا دیا کہ آج دنیا ان کے نمونہ کو اپنا راہنما بنا رہی ہے۔اور انہوں نے بڑی محنتوں اور کوششوں سے سب کچھ حاصل کیا تھا لیکن آج مسلمانوں کو کوئی محنت اور مشقّت نہیں کرنی پڑتی تاہم ہر ایک زندگی کے شعبہ میں کمزور اور ذلیل ہیں۔احمدی جماعت میں سے اگر کوئی شخص ایسا ہو تو اس کیلئے بہت ہی زیادہ افسوس کا مقام ہے کیونکہ اس کے لئے صرف اسلام کی تعلیم ہی نہیں ہے بلکہ اس نے تو اس تعلیم سے جو ثمرات حاصل ہوتے ہیں وہ بھی دیکھ لئے ہیں۔ہم احمدیوں کو کسی نئی محنت اور کوشش کی ضرورت نہیں ہے۔ایک عیسائی جو عیسائی ماں باپ کے گھر پیدا ہو اس کیلئے، ایک ہندو جو ہندو ماں باپ کے گھر پیدا ہو اس کیلئے اور اسی طرح دوسرے لوگوں کیلئے حق اور صداقت کا اختیار کرنا بڑا مشکل ہے اور انہیں اپنے عزیزوں، رشتہ داروں، بیوی بچوں، دوستوں، دولت، مال و جائداد کو چھوڑنا پڑتا ہے پھر مختلف رسومات، عقائد اور خیالات کو ترک کرنا پڑتا ہے اور پھر وہ خود غور و خوض اور تحقیق کر کے حق مذہب کو اختیار کرنا چاہے تو

اس کیلئے ہزاروں سال درکار ہیں۔لیکن بتاؤ مسلمانوں کو اسلام کیلئے کیا کچھ چھوڑنا پڑتا ہے۔قرآن پر عمل کرنے سے دوست آشنا، بیوی بچے، مال و دولت کچھ بھی نہیں چھوڑنا پڑتا تو پھر اگر کوئی ایسا شخص جو اسلام کے احکام پر نہ چلے تو اس پر کتنا افسوس ہے۔ اسلام کے احکام پر عمل کرنے سے کوئی مصیبت اور تکلیف نہیں ہوتی صرف ہمت اور ارادہ اور اخلاص کی ضرورت ہے اور ہم احمدیوں کیلئے تو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بہت ہی آسان کر دیا ہے اس لئے ذرا بھی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔

تم خوب یاد رکھو کہ قرآن شریف سے بہتر دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے اور اسی میں تمام دنیا کے خزانے ہیں یہی وہ چیز تھی جس کو صحابہ لے کر کھڑے ہوئے تو تمام دنیا نے ان کے آگے سر جھکا دیا۔ اگر تم بھی اسی کو لے کر نکلو تو کسی کی طاقت نہیں کہ تمہارے آگے ٹھہر سکے۔ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے پاس دولت اور مال نہیں اس لئے مفلس اور کنگال ہیں لیکن انہوں نے سونا چاندی کو دولت سمجھا ہوا ہے۔اصل دولت صداقت اور راستی ہے یہ جس کے پاس اور جس گھر میں ہے اس کو کسی اور چیز کی پرواہ نہیں اور جو یہ دولت رکھتا ہو اس کے سامنے دنیا کے سب خزانے ہیچ ہیں اور دنیا کے لوگ ایسے لوگوں کے پاس دعا کرانے کیلئے دوڑے آتے ہیں۔تو تمہارے گھروں میں وہ مال ہے جو تمام دنیا کے وہم و گمان میں بھی نہیں۔آج یورپ کہتا ہے کہ مسلمان غریب اور مال و دولت سے تہی دست اور ہر علم میں کمزور ہیں لیکن ہم کہتے ہیں کہ یورپ کا تمام مال و دولت اور ایجادیں قرآن شریف کے ایک ایک شوشہ کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ مسلمان مال نہ ہونے کی وجہ سے ذلیل ہیں تو یہ غلط ہے۔ہمارے پاس ایسا مال ہے جو کہ خرچ کرنے سے بڑھتا ہے اور ان کا مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے گویا ہمارے پاس ایک چشمہ ہے جتنا اس سے پانی نکالا جائے اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے تو ایک پکے مسلمان کیلئے یاس اور حسرت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔خدا نے اسے وہ کچھ دیا ہے جو اور کسی کے پاس نہیں ہے مگر قدر کرنے والے ہی اس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

خدا تعالیٰ آپ سب لوگوں کو توفیق دے تا کہ اس خزانہ سے آپ فائدہ اٹھا سکیں جو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرم سے تمہیں دیا ہے اور ہمارے بزرگوں نے بڑی محنت اور کوشش سے جو کچھ ہمارے لئے مہیا کیا ہے اس سے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور اوروں تک بھی اسے پہنچائیں۔(الفضل ۱۷۔دسمبر ۱۹۱۴ء)